حقیقتاً ممکن ہے۔ آج کی دُنیا تشدّد، جنگوں، ناانصافیوں، غربت، لاتعلقی، نفرت اور ہوا و ہوس کے باعث بٹی ہوئی اور غم و اندوہ سے بھری ہوئی ہے۔ یہ ساری تلخ حقیقتیں انسانیت کی پیدا کردہ ہیں اور صرف انسانیت ہی انہیں بدل سکتی ہے۔ اس سب کچھ کا احساس کرتے ہوئے ہم "دُنیائے واحد کیمپ" سے نئے جذبے، قوّت اور پُرامن دُنیا کی امید رکھتے ہوئے ایک سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ پس آج کے بعد ہم "دُنیائے واحد" کا تصوّر عام کرتے ہوئے امن، انصاف اور اتحاد پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر حسبِ ذیل باتوں کے لیے وقف رہیں گے۔

۱۔ مثبت ذاتی تبدیلی اور قلبِ ماہیّت

۲۔ اختلافات کو، جو ہمارے درمیان موجود ہیں، تسلیم کرتے اور اُنہیں پوری اہمیت دیتے ہوئے رنگارنگی میں اتحاد کا فروغ

۳۔ پُرامن اور غیر متشدّدانہ ذرائع مثلاً مسلسل مکالمے، کھلے عام رابطے، باہمی تعاون اور افہام و تفہیم کے ذریعے امن و انصاف کا حصول

۴۔ دیرپا اور واقعی ترقی کے لیے تمام لوگوں کے حقوق کا احترام

۵۔ قدرتی ماحول سے ہم آہنگ زندگی، قدرتی ماحول کا مزید خراب ہونے سے بچاؤ، تاکہ آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ رہ سکے۔

۶۔ تمام حکومتوں اور قوموں کو اس طرف توجہ دلانا کہ ہر قوم کے جادۂ ترقی کا احترام کیا جائے۔ ایک قوم سے دوسری قوم اور ایک فرد سے دوسرے فرد کی سطح پر غریب اور امیر کے درمیان خلیج کم کی جائے اور ایک قوم کے تمام افراد کو آگے بڑھنے کے یکساں مواقع فراہم ہوں۔

۷۔ دُنیا کے ایک ہونے کا پیغام، اُن تمام لوگوں اور تنظیموں کو دینا جن سے ہمیں روزمرّہ زندگی میں واسطہ پڑتا ہے۔

پاکستان: کاتھولک صحافیوں کی بین الاقوامی کانگرس اور پاکستانی وفد کی کارکردگی

"بین الاقوامی کاتھولک یونین آف پریس" کی عالمی کانگرس تین سال کے وقفے سے منعقد ہوتی ہے۔ یونین کی ۱۷ویں کانگرس ۹ ستمبر کو شروع ہو کر ۱۸ ستمبر کو آسٹریا کے خوبصورت شہر گازار میں ختم ہوئی۔ اس کانگرس میں ۱۰۳ ملکوں کے سات سو سے زائد مندوبین اور ذرائع ابلاغ کے ماہرین نے شرکت کی۔ پاکستان سے دس افراد کا ایک گروپ شریک ہوا جس میں پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" کے

مدیر جناب ذکریا غوری بھی شامل تھے۔ کانگرس کی رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ

[کانگرس] کا مرکزی موضوع "تشدّد بھری دُنیا میں امن کی اخلاقیات" تھا۔ اس موضوع پر نہایت خوبصورت مقالہ جات پڑھے گئے اور شرکاء میں تقسیم کیے گئے۔ جوزف فلپ غوری کا گستاخیِ رسول کے قانون کا شکار ہونے والوں اور اقلیتوں پر اس کے اثرات کے بارے میں مضمون انتظامیہ نے کانگرس کے شرکاء میں تقسیم کیا۔ عمانویل نینو کی رپورٹ "سکھر کی ایک سکول طالبہ پر گستاخیِ رسول کا الزام" بھی تقسیم کی گئی۔ بشپ ڈاکٹر جان جوزف کا بیان امتیازی قوانین بھی مقامی صحافیوں کو وضاحت کے ساتھ بتایا گیا۔ ساؤتھ ایشین کرسچن رائٹرز پاکستان کی جانب سے وہاں پر ایک سٹال بھی لگایا گیا جس میں مختلف رنگوں اور ڈیزائن میں ٹی شرٹس جن پر امتیازی قوانین کے خاتمہ کے لیے نعرے پرنٹ تھے، سٹال پر دستیاب تھیں۔ اس کے علاوہ امتیازی قوانین کے متعلق کتب ورسائل بھی رکھے گئے تھے جن میں شرکاء کانگرس نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" - لاہور، ۱۶-۳۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

مقدّمہ اقبال مسیح ـــــ ٹربیونل کی رپورٹ

مفادات کی جنگ میں اقبال مسیح کے مقدّمہ قتل کو مختلف رنگ دیے گئے، تاہم مقدّمے کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل نے اقبال مسیح کے قتل کو اتفاقیہ قرار دیا ہے۔ مسٹر جسٹس خالد پال نے "تحقیقات مکمل کرنے کے بعد رپورٹ سربمہر کر کے وفاقی حکومت کو بھجوا دی ہے۔ ذرائع کے مطابق ٹربیونل نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ تحقیق کے دوران میں ایسی کوئی شہادت سامنے نہیں آئی جس سے ثابت ہوتا ہو کہ اقبال مسیح کو کارپٹ انڈسٹری نے سازش کے تحت قتل کرایا ہے۔ رپوٹ میں اقبال مسیح کیس کی دوبارہ تفتیش کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس قتل کے حوالے سے چلائی جانے والی منفی مہم سے پاکستان کی بدنامی ہوئی اور ملکی معیشت بھی متاثر ہوئی۔ اگر بانڈڈ لیبر لبریشن فرنٹ کو چائلڈ لیبر یا بانڈڈ لیبر کے بارے میں کوئی شکایت ہے تو وہ حکومت کے علم میں لا سکتی ہے۔" (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"، ۱۶-۳۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء)